وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○

گمراہ کر دیا شیطان نے تم میں سے بہت سے لوگوں کو؛ کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے۔ (سورہ یٰس۔ ۶۲)

انسانوں کی زندگی میں

جنات کا عمل، دخل

مرتبہ

محمد یونس قادری

0302-3359863

جامع مسجد بابا حیدر۔ محلہ الہیار۔ ٹنڈو آدم۔ ضلع سانگھڑ۔ سندھ۔ پاکستان

عموماً لوگ سوال کرتے ہیں کہ جنات کا ہماری زندگی میں کیا عمل دخل ہے؟ ماہنامہ ''عبقری'' لاہور کے مشہور کالم نگار علامہ لاہوتی پُراسراری مدظلہم العالیہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

انسان گناہ کیسے کرتا ہے؟

میں نے جنات کے ایک مجمع سے سوال کیا آپ یہ بتائیں انسان گناہ کیسے کرتا ہے؟ کیا اس میں کچھ جنات کا عمل دخل ہوتا ہے؟ کیا جنات اس کا ذریعہ بنتے ہیں؟ اسے بہکانے کیلئے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے دور کرنے کیلئے کیا اس پر کوئی شیطانی حملہ آور حملہ کرتا ہے۔تو مجھ سے کہنے لگے سو فیصد ایسا ہوتا ہے اور سو فیصد ایسا ہونے کے سو فیصد چانس ہیں۔

میں خالص دھوئیں سے بنا ہوں

اس مجمع میں سے ایک جن کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں وہ جن ہوں جو خالص دھوئیں سے بنا ہوں،تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم آگ سے نہیں بنے؟ کہنے لگا کہ آگ جب بالکل جل جاتی ہے تو وہ ایک کالے دھوئیں کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور دھوئیں سے بنے ہوئے جنات بہت زیادہ ہیں لیکن آگ سے بنے ہوئے جنات سے بہت کم ہیں اور دھوئیں سے بنے ہوئے جنات ایک حد تک بہت خطرناک ہوتے ہیں،وہ اگر خیر کی طرف جائیں تو ان سے زیادہ خیر کی طرف کوئی جا نہیں سکتا اور اگر وہ شر کی طرف جائیں تو ان سے بڑا کوئی شریر،شرارتی ،بدمعاش،کمینہ،خبیث شاید کوئی نہ ہو سکے۔پھر اس نے سر جھکایا اور دور بیٹھے ایک بوڑھے جن کی طرف توجہ اور انگلی کر کے اشارہ کیا کہ مجھے تو اس ہستی نے خیر اور نیکی کی طرف متوجہ کیا ہے،ورنہ میرے تو دن رات ایسے گزرتے تھے کہ میں لوگوں کو مسلسل تکالیف دیتا تھا اور لوگوں کو مسلسل تکلیف دینا میرا بہترین مشغلہ تھا اور میں نے اس کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہوا تھا اور میں اپنی اس زندگی پر مطمئن تھا۔

میری زندگی کا مشغلہ

دن رات لوگوں کو تنگ کرنا،پریشان کرنا اور لوگوں کے جسموں میں بیماریاں،تکالیف،دکھ،گناہ،الجھنیں،پریشانیاں،ناکامیاں منتقل کرنا میری زندگی کے دن رات کا مشغلہ تھا اور میں اپنے اس مشغلے پر مطمئن تھا۔پھر خاص بات جو دھوئیں سے بنے جنات کی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ دھوئیں سے بنے ہوئے جنات بہت خطرناک ہوتے ہیں،یہ اگر کسی کو ہاتھ لگا لیں یا چھو بھی لیں یا ان کے جسم کا کوئی حصہ کسی کے جسم کو لگ جائے تو تباہی ہو جاتی ہے،حتیٰ کہ دوسرے جنات بھی ہم دھوئیں سے بنے ہوئے جنات سے ڈرتے ہیں کیونکہ ہم کالے جنات ہوتے ہیں اور بہت خطرناک بھی،اور ہمارا خوف اور ڈر اکثر اسی طرح خطرناک ہوتا ہے کہ جس طرح انسان بچھو اور سانپ سے ڈرتا ہے اور بچھو اور سانپ کی وجہ سے جسم اکثر متاثر ہوتے ہیں یا بیماری یا موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

صحت مند شخص کا عبرتناک حال

کتنے لوگ ایسے تھے جو صحت مند تھے،مجھے ان کی صحت پر رشک آتا تھا،ایک شخص کو میں نے پہاڑوں پر سے دیکھا کہ اپنے

چھوٹے سے کھیت میں فصل بو رہا تھا، وہ بہت صحت مند تھا، عمر کوئی اس کی چالیس بیالیس سال ہوگی، میرے جی میں آیا کہ کیوں نہ اسے تکالیف اور بیماریوں میں مبتلا کروں، بس میں اس کے قریب گیا اور جا کر میں نے اپنا ہاتھ اس کے سر سے لے کر پیٹھ تک پھیرا، اسے بظاہر کچھ محسوس نہیں ہوا اور میں اپنا کام کر کے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے جسم میں بے چینی، پریشانی، اکڑاہٹ اور گھبراہٹ شروع ہوگئی وہ کام کرتا رہا لیکن بڑی مشکل سے اس نے اپنا کام مکمل کیا، گھر گیا تو ہائے ہائے کرتا بستر پر لیٹ گیا بظاہر بخار ہوگیا اور بخار کئی ہفتے رہا۔ بہت علاج معالجے کروائے، علاج معالجے سے بخار ٹوٹ جاتا لیکن پھر ہو جاتا۔ کسی نے کہا کسی پیر اور بابے کو دکھائیں، پیر اور بابے کے پاس لے گئے۔

انہوں نے کچھ تعویذ پہننے اور کچھ پینے کیلئے دیئے۔ ان کے تعویذوں کا اثر یہ ہوا کہ یہ کالی چیزیں جو اس کے ساتھ تھیں وہ ساری کی ساری دور ہوگئیں لیکن مریض نے اس بابے اور پیر کی بات کو سو فیصد نہیں مانا اور پھر اسی مرض میں مبتلا ہوگیا پھر کسی اور عامل کے پاس گیا لیکن اس کا علاج کارگر نہیں تھا وہ صرف مال و دولت اور پیسے بنانے والا تھا، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا حتیٰ کہ آہستہ آہستہ یہ شخص کمزور ہوتا چلا گیا اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بنتا گیا میں کبھی کبھی اس کے گھر کے قریب سے گزرتا تھا تو مجھے خوشی ہوتی تھی' آج احساس ہوتا ہے کہ کسی کو تکلیف دے کر خوشی کیوں ہوتی ہے؟ کیا میں بچھو تھا؟ کیونکہ بچھو کو ڈس کر خوشی نہیں ہوتی، سانپ کو ڈس کر مزہ نہیں آتا بلکہ اس کے ڈسنے سے لوگ صحت مند قبروں میں چلے جاتے ہیں آخر مجھے اس کا احساس بعد میں کیوں ہوا؟ اب تو خیر میں سوچ کر پریشان ہوتا ہوں۔ میں اس شخص کو دیکھتا رہا، وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا تھا، کوئی علاج معالجہ اس پر کارگر نہیں ہو رہا حالانکہ اس پیر بابے کے کلام سے اس کو فائدہ ہوا تھا وہ اس نے کرنا چھوڑ دیا اس نے غفلت کی تھی آخر کار پورے ستائیس ماہ کی تکلیف اور بیماری میں مبتلا رہ کر وہ شخص مر گیا جس وقت اس کا جنازہ اٹھا تو اس کا جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا گوشت نہیں تھا وہ ایک مردہ لاش سے بھی بری حالت میں تھا، مجھے بہت خوشی ہوئی، میں قبر پر گیا، دفن ہوتا دیکھا، مجھے انوکھی راحت ہوئی۔

کھلے بالوں والی خاتون کا حال

ایک اور واقعہ سنانے لگا کہنے لگا کہ میں ایک جگہ جا رہا تھا ایک خاتون کو دیکھا وہ کھلے بالوں کے ساتھ اپنے شہر کے کسی پارک میں بیٹھی تھی، اس کے بچے کھیل رہے تھے، وہ مجھے بہت پسند آئی، میرے جی میں آیا کہ اس کے ساتھ برائی کروں، لیکن پھر سوچا یہ تو میں بار ہا کر چکا ہوں، اس کو میں کسی اور طرح پریشان کروں، اس کو تنگ کروں، بس میں نے اس کے کھلے بالوں پر ہلکا سا ہاتھ پھیرا اور چلا گیا۔ اس خاتون کو فوری طور پر کچھ محسوس نہ ہوا اور اس کا جسم کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوا لیکن اسی وقت اس کو اپنے بچوں کے اوپر غصہ آنا شروع ہوا حالانکہ بچے تو شرارتیں پہلے بھی کر رہے تھے اور کھیل رہے تھے اور اب بھی کھیل رہے تھے لیکن اس نے بچوں کے ساتھ چیخنا چلانا شروع کر دیا، انہیں جھڑکنا شروع کر دیا، اسے اتنا غصہ آ رہا تھا کہ ہر آتا جاتا اس کی چیخ و پکار کو دیکھ رہا تھا اور ناگواری محسوس کر رہا تھا پھر اچانک بچوں کو لے کر پارک سے باہر آئی، بچوں کو گاڑی میں ڈالا اور اسی غصے اور جھنجھلاہٹ میں اس نے گاڑی تیز چلائی، غصہ اور جھنجلاہٹ کی وجہ سے اس کی تیز گاڑی فٹ پاتھ سے ٹکرائی اور گاڑی کا اگلا حصہ بری طرح ٹوٹ گیا، وہ نیچے اتری اور آنے جانے والی گاڑیوں پر چیخنا اور چلانا شروع کر دیا اور قصوروار راہگیروں اور گاڑیوں کو قرار دیا۔ اسے اپنے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ اسے کیا ہوگیا ہے اور اسے بالکل بھی احساس نہیں

ہو رہا تھا پھر وہ گھر گئی اور گھر جا کر بھی اپنی اسی حالت پر مطمئن رہی، پھر اس نے گھر میں ہر چیز سے لڑنا چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان، ہر چیز سے الجھنا حتیٰ کہ چند دنوں میں اس کا گھر جہنم بن گیا، اسے غصہ آتا تھا، چڑچڑا پن تھا، جھنجھلاہٹ تھی، اکتاہٹ تھی، گھبراہٹ تھی، اس کی نیند اڑ گئی تھی، اس کا کھانا پینا کم ہو گیا تھا، وہ گھر میں رہنا پسند نہیں کرتی تھی، وہ معاشرے کے ہر فرد کو قصوروار قرار دیتی تھی صحت کے ساتھ تعلق ختم ہو گیا، پیار اس سے ختم ہو گیا، پھر چند ہی ہفتوں کے بعد اسے خودکشی کے خیال آنا شروع ہو گئے، وہ کہنے لگی کہ سارا معاشرہ جھوٹا ہے، فریبی ہے، دھوکے باز ہے، میرا شوہر مجھے نہیں چاہتا، وہ کسی اور سے محبت اور پیار کرتا ہے، مجھے میرے شوہر نے، سسرال نے حتیٰ کہ میرے ماں باپ نے مجھے ذلت دی ہے، میں نے زندگی میں کوئی خوشی نہیں دیکھی، میں نے کوئی سکھ نہیں دیکھا، میں نے کوئی چین آج تک زندگی میں دیکھا ہی نہیں، سنا ہی نہیں بس اس طرح کی کیفیات ہر وقت اسے آتیں، پھر اس نے خودکشی کرنے کی بھرپور کوشش کی وہ زخمی ہو گئی لیکن بچ گئی، پھر وہ دل کی مریضہ بن گئی، بلڈ پریشر کی ادویات کھانے لگی، بلڈ پریشر اس کا بڑھتا چلا گیا، ڈاکٹروں نے اس سے کہا کہ آپ کو بہت ڈیپریشن ہے اور آپ ٹینشن میں چلی گئی ہیں، لہٰذا آپ کو ڈیپریشن اور ٹینشن کی ادویات کھانا پڑیں گی پھر اس نے ڈیپریشن اور ٹینشن کی دوائیں پھانکنا شروع کر دیں اس کا جسم موٹا ہو گیا اس کے خوبصورت بال اڑنا شروع ہو گئے حتیٰ کہ اس کی بھنوؤں کے بال بھی اڑنا شروع ہو گئے۔

بچوں پر توجہ ختم ہو گئی، ڈانٹ ڈپٹ کی وجہ سے بچوں کے اخلاق بُرے ہو گئے بچوں میں بداخلاقی اور بے حیائی بڑھتی چلی گئی۔ یہ طبیعت اور مزاج ان کا بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچا کہ اس کا بڑا بیٹا جس کی عمر سولہ سال تھی، اس نے نشہ کرنا شروع کر دیا، اسے سکون کی تلاش تھی، اسے ممتا کا سکون نہ ملا، وہ کبھی کبھی سوچتا تھا کہ اس کی ماں کو کیا ہو گیا، یہی ماں جو محبت کرتی تھی، ڈانٹتی نہیں تھی، پیار سے پیش آتی تھی محبتیں اور الفتیں اس ماں کے آنگن میں ہمیشہ رہتی تھیں اس ماں نے اسے بڑی چاہت سے پالا، بڑی چاہت سے جھولے میں لوریاں دیں، آخر اس ماں کو ہو ہی کیا گیا، اس کے دن رات بدل گئے اس کی صبح و شام میں بدل گئیں، اس کے لمحے بدل گئے، ماں خود بیماریوں میں مبتلا ہونے لگی۔ اس کی شوہر سے توجہ ہٹ گئی، وہ ہر کسی سے لڑتی تھی، ہر کسی سے الجھتی تھی حتیٰ کہ شاپنگ کرنے جاتی تو لوگ اس کے رویے پر چونک اٹھتے اور کچھ لوگ تو کہہ اٹھتے میڈم آپ کو کیا ہو گیا؟ آپ تو صحت مند تھیں، آپ تو ایسا نہیں بولتی تھیں۔ ٹھیلے والے، سبزی والے، پھل والے کہتے باجی آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ کی زندگی میں ایسا کیوں ہے؟ آپ بہت تلخ ہو گئیں ہیں، جو اسے ٹوکتا اسی کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتی، لوگ اس سے جدا ہو گئے، لوگ اس سے دور سے دور ہوتے چلے گئے اور وہ تنہا ہو گئی۔

ہمارا طلسماتی جادو ہوتا ہی ایسا ہے

یہ بات کہتے ہوئے اس کالے جن نے ٹھنڈی آہ بھری اور پھر بولا کہ دراصل بات یہ ہے کہ ہمارا جادو اور ہمارا طلسماتی اثر ہوتا ہی ایسا ہے کہ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، سوچیں ختم ہو جاتی ہیں، دماغ پر تالے لگ جاتے ہیں، عقل ماؤف اور انسان پاگل ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند اور سب سے زیادہ صحت مند سمجھتا ہے، اسے اپنے علاوہ ہر بندہ بیوقوف نظر آتا ہے اس کی زندگی میں بس ایک ہی چیز ہوتی ہے کہ میں ہی سچا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ عقل مند ہوں اور میرے علاوہ باقی سب بے وقوف اور احمق ہیں، میں دیانت دار ہوں۔

قارئین یہ بات میں سن رہا تھا بلکہ یہ ساری باتیں دھوئیں سے بنے جن سے سن رہا تھا اور میں حیران تھا کہ کالے اور خبیث جنات ہماری زندگیوں میں کس طرح کی پریشانیاں بانٹتے ہیں، ہم پریشانیوں کی اصل کو نہیں دیکھتے بلکہ پریشانیوں کو ہم علاج معالجے کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، میں علاج معالجے کا قائل ہوں، میں علاج معالجے کو غلط نہیں سمجھتا لیکن آپ سوچ نہیں سکتے اصل چیز جس کی وجہ سے انسان کی زندگی خطرناک سے خطرناک ہو جاتی ہے، وہ جناتی، شیطانی اور خاص طور پر کالے آگ کے بگڑے ہوئے دھوئیں سے بنے ہوئے شیطان ہیں (یعنی جنات ہیں) جو انسان کی زندگی کو خطرناک حد تک تلخ کر دیتے ہیں وہ جن پھر بولا اور کہنے لگا کہ حتیٰ کہ وہ سارا گھر برباد ہو گیا، ایک عورت کی وجہ سے سارا گھر تلخیوں، پریشانیوں میں مبتلا ہو گیا، کچھ عرصہ کے بعد اس کے شوہر کو شوگر ہو گئی اور اس کا شوہر بلڈ پریشر میں مبتلا ہو گیا اور اس کی زندگی میں بس کانٹے ہی کانٹے تھے اور یوں میں نے اس گھر کو تباہ و برباد اور ذلیل ہوتے دیکھا اور پھر ساری بنیادی وجہ میں تھا۔ بس میں نے اس کو اپنا شیطانی ہاتھ لگایا تھا اور شیطانی ہاتھ سے وہ سب کچھ یعنی سکون، چین، راحت، رحمت، برکت، خوشیاں خیریں اس کی زندگی سے ختم ہو گئیں اور ایسے ختم ہوئیں کہ جیسے آج تک انہیں کچھ ملا ہی نہیں۔

مجھ سے مخاطب ہو کر وہ کالا جن کہنے لگا آپ نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا ہماری زندگی کے گناہوں میں یعنی انسانوں کی زندگی کے گناہوں میں جنات کا دخل بھی ہوتا ہے تو کہنے لگا، یقیناً ہوتا ہے۔

جنات کا زندگیوں میں دخل

جنات کا دخل اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ آپ گمان نہیں کر سکتے پھر اس کی مثال دی۔ اس مثال میں کہنے لگا کہ میرے گھر کے قریب انسان بہت زیادہ رہتے ہیں، ہم جنات بھی رہتے ہیں، ایک بوڑھی خاتون جس کے پوتے اور پوتیاں ہیں، میرے دل میں اچانک ایک خیال آیا کہ کیونکہ میں دن رات شرارتیں سوچتا تھا، شر سوچتا تھا، خیر کبھی میرے قریب نہیں آئی تھی دن رات بدی اور بدکاری سوچتا تھا نیکی کو آج تک میں نے سونگھا اور سوچا بھی نہیں۔ مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ اس نیک خاتون کو میں گناہوں اور برائیوں میں مبتلا کروں، میں جانتا تھا کہ وہ تہجد گزار نماز پڑھنے والی تسبیح اور صدقہ دینے والی ہر وقت اللہ اللہ کرنے والی، نظروں میں حیا، بولوں میں پاکیزگی، طبیعت میں سچائی، خیال اور گمان میں ہر وقت خوف خدا رکھتی ہے اور یہی چیز اس نے اپنی نسلوں میں منتقل کی ہے۔

کھانے میں شیطانی لعاب

ایک دفعہ وہ کھانا کھا رہی تھی اس نے کھانے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نہیں پڑھا تھا، میں اس کے کھانے میں شریک ہو گیا اور چند لقمے کھائے اور اس کے کھانے میں اپنا لعاب ڈال کر چلا آیا۔ اس بزرگ خاتون کو ذرا احساس نہ ہوا۔ جس طرح ہمارا ہاتھ کالا ناز ہریلا پن اور ساتھ لگنا زہریلا پن پیدا کرتا ہے اسی طرح ہمارا لعاب۔ بہت زہریلا اور خطرناک ہوتا ہے اور جس کسی کو یہ زہریلا اور خطرناک لعاب لگ جائے اس کی زندگی میں کبھی چین اور سکون نہیں آسکتا اور ہم یہ لعاب جس نیت سے اس کے کھانے میں، اس کے جسم میں داخل کریں وہی کچھ ہو جاتا ہے۔ میں نے اس نیک اور مخلص خاتون کے کھانے میں گناہوں کے تصور کے ساتھ یہ لعاب ڈالا، اس نے کھانا کھالیا لیکن کھانا کھاتے ہی اس کی نظریں بدل گئیں اس کی سوچیں، اس کے جذبے، اس کے انداز بدل گئے پھر تو اس کے دن رات ہی بدل گئے۔ اس

کے منہ پر اچانک گالیاں آنا شروع ہوگئیں اور نماز تسبیح ،ذکر،اذکار، درود پاک ،تہجد،سجدے،صدقے،خیرات اچانک بہت بری طرح سے کم ہونا شروع ہو گئے ۔اور ایسے کہ اسے خود احساس بھی نہ ہوا کہ اس نے خود ہی کہنا شروع کر دیا، میں غریب ہوں، میں نے بہت نماز ذکر تسبیحات کیں، آخر کیا پایا؟ دیکھو فلاں بندہ مالدار ہے، نہ نماز، نہ تسبیح ، نہ ذکر، نہ نیکیاں ، نہ اعمال کرتا ہے، مال ہے، دولت ہے، گھر ہے، سواریاں ہیں، نوکر ہیں، میں نے تو زندگی میں آج تک نیکی سے کچھ نہیں پایا۔ انہوں نے نیکی نہیں کی سب کچھ پایا۔ یہ سب سوچیں اس کی میرے زہریلے لعاب کی وجہ سے آنا شروع ہوگئیں میں خوش ہو رہا تھا کہ اس کی زندگی بدل گئی ،اس کی سوچیں گھٹیا ہو رہی ہیں پھر اس نے اپنا مصلیٰ ایک طرف پھینک دیا۔قرآن پاک کی (نعوذ باللہ) بے قدری کرنے لگی ،رب کے بارے میں اس کا خیال اور گمان بہت عجیب وغریب ہوگیا۔اس کی سوچیں منفی ہوتی گئیں،لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے تھے،گھر والے حیران ہوتے جو عورت ہر بول پر اللہ خیر اور سبحان اللہ کہتی تھی اب ہر بول پر اس نے گالیاں اور بد دعائیں دینا شروع کر دیں پھر کچھ عرصہ کے بعد اس کے بول بڑے ہونا شروع ہو گئے ۔اس کے اندر تکبر غرور بڑھنا شروع ہوگیا۔

اس سے پہلے اس کے مزاج میں عاجزی تھی، محبت تھی ، مروت تھی ،سچائی اور وفا تھی ، اب اذان ہوتی اس پر اثر نہ ہوتا،لوگ نماز پڑھتے وہ محسوس نہ کرتی بلکہ اپنی نماز نہ پڑھنے کو وہ صحیح کہتی ،لوگوں کو کہتی تم نے جتنا پڑھنا ہے پڑھ لو،میں نے بھی بہت پڑھا تھا لیکن کچھ نفع نہیں پایا اور فائدہ نہیں ہوا، نہ پڑھو نماز ، نہ کرو ذکر، نہ کرو تسبیحات ، پھر وہ جاہلانہ شاعری گاتی جس میں تسبیح اور ذکر کے بارے میں منع کیا جاتا اور ایسے جاہلانہ بول بولتی جس سے ایمان جانے کا خطرہ ہوتا،اس کا ایمان چلا گیا تھا اور اسے اس کی کوئی خبر اور احساس نہیں تھا حتیٰ کہ وہ خاتون مزید کچھ سال زندہ رہی پھر اور پریشانیوں میں مبتلا ہوگئی ، کچھ عرصہ کے بعد وہ پاگل ہوگئی ، پھر آخر کار گھر کے ایک کمرے میں اسے بند کر دیا گیا، وہ ہر وقت کپڑے اتار کر رکھتی ،بال بکھرے ہوئے،بدن سے بد بو آتی ۔

اس سے پہلے وہ بہت پاکیزہ تھی ،لوگوں نے اسے پاگل کہنا شروع کر دیا،علاج شروع ہوا،ادویات دی گئیں لیکن اس علاج سے اسے کوئی فائدہ نہ ہوا۔وہ ایسے ہی پاگل پن میں آخر کار ختم ہوگئی ۔

کئی نوجوانوں کو،کئی دین دار لوگوں کو،کئی دیانت دار لوگوں کو میں نے خیانت کی طرف مبتلا کیا۔کئی نوجوانوں کو باغیانہ ذہن، باغیانہ سوچ اور باغیانہ خیال کی طرف متوجہ کیا۔کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو میں نے گھٹیا سوچیں اور نامراد سوچیں دیں اور وہ لوگ اپنی ان سوچوں میں بہت زیادہ برباد سے برباد تر ہوتے گئے اور ان کی زندگیاں بد سے بدتر ہوتی گئیں ۔حالات ان کے ختم سے ختم ہوتے گئے ۔میں اس کالے جن کی یہ گفتگو سن رہا تھا اور شاید زندگی میں کچھ مرتبہ ہی ایسا ہوا تھا کہ میرے ساتھ کسی جن نے برملا اپنے بارے میں یہ بیان کیا کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا اور لوگوں کو پریشان کرتا تھا اور لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے، دین سے، اخلاق سے، امانت سے، دیانت سے،سچائی سے دور کرتا ہے ۔بس یہ کوئی انوکھی ایسی زندگی تھی کہ میں حیران ہوگیا پھر مجھے احساس ہوا کہ اللہ کے نبی ﷺ کی قدم قدم پر شیاطین سے پناہ مانگنے کی آخر دعائیں کیوں ہیں؟ واقعی اس لیے ہیں کہ یہ شیطان انسان کی زندگی میں شر کے معاملے میں بہت دخل رکھتے ہیں اور شر کی زندگی کو پھیلانے میں یہ شیطان حد سے بدتر ہیں ،میں یہ انوکھا سبق پا کر بہت افسردہ ہوا،اور لوگ میرے خیال میں مسنون دعاؤں سے بہت دور جا چکے ہیں

اوراس کی وجہ سے گناہوں، بیماریوں، تکالیف، مشکلات اور مسائل میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

ایک اور جن کہنے لگا کہ میرے تجربات کے مطابق اگر جنات کالے دھوئیں سے بنے ہوئے نہ بھی ہوں، صرف آگ سے بنے ہوئے ہیں تو بھی وہ جنات زندگی میں مشکلات، مسائل، پریشانیاں اور ناکامیاں پیدا کرنے کا بہت بڑا حصہ بنتے ہیں۔ وہ کہنے لگا میں آگ سے بنا ہوا جن ہوں، میری زندگی بھی اسی طرح پہلے لوگوں کو گمراہ کرنے، پریشان کرنے اور لوگوں کے سامنے مسائل پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی تھی اور پھر اسی ہستی کی طرف اس نے اشارہ کیا جس کا مجھے بعد میں احساس ہوا کہ وہ جنات کے بہت بڑے شیخ اور پیر و بزرگ اور مرشد ہیں ان کے ذریعے سے واقعی سینکڑوں نہیں ہزاروں، لاکھوں، جنات کی زندگیاں بدلیں، ان کی وجہ سے خیریں آئیں، خوشیاں آئیں اور کامیابیاں آئیں اور ناکامیاں ختم ہوئیں۔ وہ کہنے لگا میں آگ سے بنا ہوا جن ہوں، میں کالے دھوئیں سے نہیں بنا لیکن کچھ بُرے دوستوں کی وجہ سے میں بھی اپنی زندگی کو انہی راہوں پر چلا بیٹھا جن راہوں پر میری زندگی اتنی دور چلی گئی کہ میں سمجھتا رہا کہ شاید میں خیر پر ہوں، سچائی پر ہوں لیکن بعد میں احساس ہوا کہ میں خیر اور سچائی پر نہیں تھا بلکہ میں سراسر برائی اور بدی پر تھا۔

میں ایک بار ایک کشتی میں سفر کر رہا تھا کشتی میں بہت سے انسان بیٹھے تھے میں بھی ساتھ بیٹھا ہوا تھا میرے دل میں آیا کہ کشتی میں بہت سکون ہے،، بہت چین ہے، لوگ خوشی خوشی سفر کر رہے ہیں کیوں نہ یہاں کوئی ناگواری ایسی آئے جس کی وجہ سے انہیں بہت بڑی پریشانی ہو اور بہت بڑی مصیبت اور الجھن میں یہ لوگ مبتلا ہو جائیں۔ میں خود ایک کیڑا بن گیا اور ایک بندے کے سر پر چڑھ کر اس کی گردن تک پہنچا اور اسے زور سے زور سے کاٹا جب زور سے کاٹا تو اس نے اچانک اپنے بازو سے مجھے جھٹکنا چاہا اور مجھے دریا میں پھینک دیا لیکن اس کا بازو قریب بیٹھے آدمی کو بڑی بری طرح لگا، اس شخص نے پکڑ کر اس کا بازو مروڑ دیا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا چونکہ میں اسے ڈس چکا تھا اب تو اس کے تن بدن میں آگ لگی تھی اور شر پسندی پیدا ہوئی تھی، بس اب جھگڑا شروع ہو گیا حتیٰ کہ اتنا جھگڑا ہوا کہ پوری کشتی میں کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو گئے کچھ دوسرے کے ساتھ ہو گئے اور ایک عجب کشمکش مارکٹائی شروع ہوئی۔

میں یہ سب کچھ بڑے مزے سے دیکھ رہا تھا اور اس جھگڑے سے لطف اندوز ہو رہا تھا حتیٰ کہ اب تو ساری کشتی میں جھگڑا شروع ہو گیا اور ملاح بار بار چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ کشتی ڈوب جائے گی، ایسا نہ کرو اور کشتی میں سوار کوئی بھی شخص ملاح کی بات سننے کو تیار نہیں تھا، دو بندے کشتی سے باہر گرے اور ڈوب گئے لیکن اس کے باوجود بھی کچھ لوگوں نے افسوس کیا نہ بچانے کیلئے شور شرابہ کیا لیکن جھگڑا ابھی تک جاری تھا۔

جس بندے کی گردن میں، میں نے اپنا لعاب اور زہر داخل کیا تھا اس انسان میں جیسے پچاس بندوں کی طاقت آ گئی تھی اور وہ ہر بندے سے لڑ رہا تھا اور ہر بندے کو مار رہا تھا اس کی آنکھوں کے سامنے شیشے تھے، اس کا دل پتھر کا ہو گیا تھا، اس کی زبان بری طرح گالیاں دے رہی تھی، اس کا جسم تھرتھرا رہا تھا، اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی، اس کے ہاتھ جیسے لوہے اور پتھر کے بن گئے تھے، لوگ اسے مار رہے تھے مگر اسے کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا، وہ اس سے زیادہ لوگوں کو مار رہا تھا، ہر کسی سے الجھ رہا تھا اور لڑ رہا تھا حتیٰ کہ ایک دم کشتی کا ایک کونا ٹوٹا اور کشتی ساری کی ساری پانی میں ڈوب گئی، ملاح صرف ایک بچے کو بچا سکا باقی ساری کشتی ڈوب گئی اور اس کے کنارے ختم ہو گئے اور لوگ چیخ و پکار کرتے کرتے ڈوب گئے۔

مجھے اس بچے اور ملاح کے بچنے کا افسوس تھا لیکن باقی سب کے مرنے کی خوشی تھی۔ وہ جن ٹھنڈی آہ بھر کر اس درویش کی طرف دیکھنے لگا اور اپنے ہاتھوں پر ہاتھ مار کر کہنے لگا۔ انہوں نے مجھے جینے کا سلیقہ دیا ہے ورنہ تو میں بالکل پاگل اور وحشی بن چکا تھا اور میں نے اپنی زندگی کے دن رات کو ایسے گزارنے کا فیصلہ کیا کہ خود مجھے بھی پتہ نہیں تھا، زندگی کہتے کسے ہیں؟

اسی کا نام زندگی ہے؟

میں اپنی زندگی کو بہت بری طرح گزار رہا تھا، میرے دن رات کاٹنے تھے، میری سوچوں میں ہر وقت طلاطم تھا شر کا، جھگڑے کا، فساد کا، گناہوں میں رہنے کا اور گناہوں میں مبتلا کرنے کا، مجھے اپنی زندگی میں ایک احساس ضرور تھا کہ میں جو کر رہا ہوں بالکل ٹھیک کر رہا ہوں اسی کا نام زندگی ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی احساس نہیں تھا مجھے آج تک کسی پر ترس آیا نہ رحم آیا نہ میں نے کسی پر رحم کیا، بس ایک خیال تھا، ایک سوچ تھی کہ میں نے اپنی زندگی کو ایسے ہی گزارنا ہے اور میں ایسے ہی گزار رہا تھا کہ بس اچانک یہ درویش مجھے ملے، انہوں نے مجھے اپنی زندگی کو بدلنے کا فیصلہ کروایا۔

الحمدللہ مسلمان ہوں

تھوڑی دیر ہوئی اس کی بات کے درمیان میں وہ درویش بولے، الحمدللہ مسلمان ہوں، مومن ہوں اور ایمان والا ہوں اور کامل ایمان رکھنا اور دل میں اس کو سنبھالنا میرے عقیدے کا حصہ ہے، میں آپ کے ذریعے تمام انسانوں کو ایک پیغام دیتا ہوں اور وہ پیغام یہ ہے کہ اگر زندگی کو سچائی اور خیر کے ساتھ گزارنا ہے اور زندگی کو برائیوں اور بدکاریوں سے دور رکھنا ہے اور زندگی کو مشکلات، مسائل، الجھنوں اور ناکامیوں سے بچانا ہے تو پھر خاموشی سے ایک فیصلہ کریں اور وہ فیصلہ یہ ہے کہ آج کے بعد مسنون دعائیں اور حفاظت والے اعمال سے توجہ ہرگز نہ چھوڑیں گے۔ وہ بزرگ جن مزید کہنے لگے یہ دو واقعات آپ کے سامنے بیان ہوئے ہیں میرے پاس تو ایسے ہزاروں جنات ہیں جن کا تعلق صرف اور صرف انسانوں کو حتیٰ کہ خود جنات کو گناہوں، برائیوں، بدکاریوں، بیماریوں اور پریشانیوں و تکالیف اور مصائب میں مبتلا کرنا تھا اور یہ اسی میں زندہ تھے اسی میں جی رہے تھے اور اسی میں مگن تھے اور اسی میں خوشحال تھے لیکن جب ایمان کی روشنی آتی ہے تو پھر آنکھیں ہٹتی ہیں تو آنکھیں کھلتی ہیں اور پھر ایک احساس ہوتا ہے وہ زندگی غلط تھی زندگی تو کچھ اور تھی جس زندگی کو ہم بہت عرصہ سے فراموش کر چکے تھے اصل زندگی وہی ہے جس زندگی کو ہم نے فراموش کر دیا تھا۔ میں خاموشی سے یہ ساری گفتگو سن رہا تھا میں حیران ہو رہا تھا کہ ہماری زندگی میں جنات کا دخل کتنا گہرا اور کتنا زیادہ ہے اور میرے دل میں ایک پریشانی ہو رہی تھی کہ اب تک لاکھوں نہیں کروڑوں لوگ بلکہ اس سے زیادہ ایسے ہوں گے جو جناتی اور شیطانی مخلوق کی بھینٹ چڑھ گئے اور کتنے لوگ اب تک ایسے ہیں جو ان کی چالوں کا حصہ بن رہے اور ان شریر جنات کا وار کتنا خطرناک ہے کہ انسان کو احساس بھی نہیں ہوتا اور انسان ان کی چالوں میں دھنستا اور پھنستا چلا جاتا ہے اور پھر آنکھ تو شاید نہ کھلے کیونکہ جنات ایسے لوگوں کی پھر آنکھ بھی نہیں کھلنے دیتے اور ان کا شکار اسی حالت میں آخر کار موت کی وادیوں میں کھو جاتا ہے۔

کالے اور شریر جنات کے تالے

پھر میرے دل میں خیال آیا کہ کتنے لوگ ایسے ہیں جن کو کلمہ نصیب نہیں، ان پر کفر کے تالے لگے ہوئے ہیں، وہ تالے دراصل یہی کالے اور شریر جنات ہیں اور ان کالے اور شریر جنات نے ان کو تالوں میں جکڑا ہوا ہے، ان کے تالے کھولنے کیلئے صرف اور صرف ایک راستہ، ایک منزل ہے، وہ ہے قرآنی الفاظ اور حدیث کے روحانی بول، بس اس کے علاوہ اور کوئی منزل اور کوئی راستہ ہے ہی نہیں اور یہی منزل اور راستہ ہے اور اسی منزل اور راستہ کو ہم دراصل آج کھو چکے ہیں، فراموش کر چکے ہیں تو کیوں نہ واپس اپنی منزل اور راستہ پر آئیں، اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ۔ رمضان میں کئی لوگوں کے پاس گیا اور ان کے ہاں جا کر میں نے ختم قرآن کی دعا کروائی لیکن یہ ختم قرآن اور ختم قرآن کے یہ واقعات میرے لیے جہاں عجیب وغریب تھے وہاں افسردگی لیے ہوئے بھی تھے۔

سب سے خطرناک جنات

جنات کی جتنی بھی قسمیں ہیں آگ سے بنی ہیں یا دھوئیں سے بنی ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ خطرناک دھوئیں سے بنے ہوئے جنات ہیں، جن میں انسانیت کو نفع دینے کا ذوق بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے اور نقصان دینے کا مزاج بہت زیادہ ہے، بس! ان کے مزاج میں تکلیف، دکھ اور مسلسل پریشانی ہی پریشانی ہے۔

کھانا راکھ بن جاتا ہے

گزشتہ دنوں ایک صاحب (وہ انسان تھے) میرے پاس آئے، انہوں نے ایک شکایت کی کہ میں بیٹھے بیٹھے کھو جاتا ہوں اور مجھے اپنے احوال اور حالات کی خبر نہیں ہوتی اور میرا ذہن خالی ہو جاتا ہے۔ یہاں تک تو بات میرے قابو میں تھی لیکن معاملہ اس سے کہیں آگے نکل چکا ہے، میرے سامنے جو کھانا آتا ہے اس میں سے کالا بدبودار دھواں نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ کھانا چاہے چاول ہوں، روٹی ہو، گوشت ہو، سبزی ہو، دودھ ہو، چائے ہو یا کوئی بھی چیز ہو، میرے سامنے دیکھتے ہی دیکھتے راکھ بن جاتی ہے۔ یعنی وہ کھانا میری ٹیبل یا دسترخوان سے پہلے واقعی کھانا ہوتا ہے، میرے گھر کے دوسرے افراد کھائیں تو وہ کھانا ہوتا ہے اور یہی کھانا جب میرے سامنے آتا ہے تو دسترخوان پر آتے ہی راکھ بن جاتا ہے اور دھواں نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا پھر آپ کیا کھاتے ہیں؟ کہنے لگا اس کا طریقہ صرف یہی ہے کہ دوسرا بندہ اپنے ہاتھ سے مجھے لقمہ دے تو وہ لقمہ میرے منہ میں لقمہ بن جاتا ہے اور میں کھا لیتا ہوں وہی لقمہ میں کھاؤں اس کے علاوہ میرے دسترخوان پر لقمہ دھواں اور راکھ کے سوا کچھ نہیں رہتا۔

میں بہت پریشان تھا کیونکہ میں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھانے سے گزشتہ ساڑھے تین سال سے معذور ہوں، میں نے دنیا کا کوئی عامل، کوئی بابا نہیں چھوڑا، میرا دل اس زندگی سے اکتا گیا ہے۔ کئی بار خودکشی کا سوچا لیکن پھر خیال آتا ہے کہ حرام موت، ہمیشہ کا عذاب اور اللہ کی ناراضگی، پھر رک جاتا ہوں پھر اک نئے عزم کے ساتھ کسی عامل کے پاس جاتا ہوں لیکن حالات ویسے کے ویسے ہیں۔ میں اکتا گیا ہوں، تھک گیا ہوں۔

میرے سوالات

میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ کسی ایسے جن کی شرارت ہے جو دھوئیں سے بنا ہوا ہے۔ میں نے ان سے کچھ سوال کیے

1: کیا آپ زندگی میں کبھی ایسی آندھی سے گزرے ہیں جس آندھی میں آپ کو آندھی کے ساتھ ساتھ دھواں یا دھوئیں کی گھٹن یا بو محسوس ہوئی ہو؟

2: آپ نے زندگی میں کبھی کوئی ایسے خواب دیکھے ہیں جن خوابوں میں ایسی جگہ دیکھی ہو جہاں سے دھواں سلگ رہا ہو؟ آگ کم ہو دھواں زیادہ ہو یعنی کسی چھت کو، کسی جھونپڑی کو، کسی کوڑے کے ڈھیر کو یا کسی کپڑے کو آگ لگی ہو اور وہاں سے وہ دھواں نکل رہا ہو؟

3: کیا آپ نے زندگی کا کچھ عرصہ کسی ایسی غار یا کمرے یا جھونپڑی میں گزارا جہاں آپ کو محسوس ہو رہا ہو کہ سالہا سال سے وہاں دھواں رہا ہو اور دھوئیں سے کمرہ کالا ہو گیا ہو اور اس کو لیپا پوتی یا چونا کلی کرنے کی کبھی تکلیف گوارا نہ کی گئی ہو؟

4: کیا آپ نے کبھی یہ سوچا کہ آپ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں یا کبھی بھول جاتے ہیں؟ اور کھانے کے بعد الحمد للہ پڑھتے ہیں یا بھول جاتے ہیں؟

5: کیا آپ بیت الخلاء کی دعا کا بھرپور اہتمام کرتے ہیں؟

6: کیا آپ جب کپڑے پہنتے اور بدلتے ہیں تو بسم اللہ پڑھتے ہیں کیونکہ اس وقت آپ برہنہ ہوتے ہیں اور بسم اللہ پڑھنے سے آپ کے ارد گرد دیوار آ جاتی ہے؟

7: کیا آپ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات میں کم از کم اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لیتے ہیں یا کبھی زندگی میں اس کا معمول بنایا یا ہمیشہ بھولے رہے؟

8: اور آخری سوال کہ آپ کو گھٹی کس نے دی تھی؟ وہ فاسق و فاجر تھا، دھوکہ دینے والا، جھوٹ بولنے والا یا ذاکر، شاغل، تسبیح کرنے والا عمل کرنے والا؟

غافل زندگی

جب میں نے ان سے یہ سوالات کیے تو اس کا جواب انہوں نے مجھے 90 فیصد نفی میں دیا کہ وہ 90 فیصد یہ کام نہیں کرتے اور ان کی زندگی ان چیزوں سے غافل گزر رہی ہے اور انہوں نے آج تک اس زندگی کو گزارا نہیں، بس عام زندگی ہے جیسے زمانہ چل رہا ہے۔

میری بات ہوش اور توجہ سے یاد رکھیں

قارئین! سچ بتا رہا ہوں، میری بات ہوش اور توجہ سے یاد رکھیں اور ہمیشہ اپنے دل کی لکیروں پر لکھ لیں کہ جو سوال میں نے اوپر کیے ہیں اس میں ہر سوال ہماری زندگی پر اثر چھوڑتا ہے اور ہر سوال ہمیں زندگی کا سبق دیتا ہے، وہ منفی ہو یا مثبت اور ہر سوال ہماری زندگی میں موت تک ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ان میں بعض سوال تو ایسے ہیں جو بظاہر ہمیں سمجھ نہیں آئیں گے لیکن ان کے اثرات ہماری نسلوں تک جاتے ہیں اور ہماری نسلیں ان سے متاثر ہوتی ہیں۔ جب میں نے انہیں ان کی زندگی کی ترتیب سمجھانے کی کوشش کی تو میری ہر بات پر حیران ہو رہے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ میں انہیں کوئی جلانے، پینے اور باندھنے کے تعویذ دوں گا اور کوئی ایسا تعویذ دوں گا جو تعویذ وہ زندگی میں بس باندھ لیں گے اور ان کا کام ہو جائے گا۔ میں تعویذوں کا قائل ہوں میرے پاس اس کے حدیث سے باقاعدہ مضبوط ثبوت ہیں

لیکن اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری زندگی میں مسنون دعائیں، مسنون اعمال اور مسنون زندگی ہی ثابت ہے۔آپ کی ساری زندگی میں لوگوں کو عمل اور اعمال پر لگانا ہی ثابت ہے۔پھر میں نے انہیں ان چیزوں پر سختی اور باقاعدگی سے عمل کرنے کا مشورہ دیا جو سوال میں نے ان سے کیے کچھ ہی عرصہ کے بعد وہ صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کہ آپ کی زندگی میں بھی کیا راز ہیں؟ کہ میں نے بس ان رازوں پر عمل کیا اور میں ایسا مطمئن اور خوشحال ہو گیا کہ میری ساری پریشانیاں اور میرے سارے غم ٹل گئے اور آج صحت مند اور مطمئن زندگی گزار رہا ہوں اور میرے ہاتھوں نے کھانا کھانا سیکھ لیا ہے میرا کھانا راکھ نہیں بنتا، دھواں نہیں بنتا صحت تندرستی پہلے سے بہت بہتر ہے۔

اسم قہار سے شرکش جنات بھن جاتے ہیں

میرے جی میں تھا کہ اسم یَا قَھَّارُ کے کمالات جنات کے مجمع میں وضاحت سے بیان کروں لیکن اس سے پہلے ایک انوکھا واقعہ کچھ یوں ہوا کہ ایک بوڑھا قیدی (جن) جو کہ ہندو تھا وہ میرے قریب آیا، ہاتھ ملایا، بوسہ دیا اور رونے بیٹھ گیا۔میں نے اس سے پوچھا کیا درد ہے آپ کے اندر؟ مجھے کہنے لگا کہ آپ اسم یَا قَھَّارُ کے کمالات انسانوں سے بیان نہ کریں۔مجھے خبر ہے کہ آپ عبقری رسالہ میں لکھتے ہیں جس سے لاکھوں لوگ فیض پاتے ہیں۔اگر اسم یَا قَھَّارُ کے کمالات کا انسانوں کو پتہ چل گیا تو انسان جنات کو بھون کر رکھ دیں گے۔پھر کہنے لگا میری ساری عمر کالی دیوی کے چرنوں میں گزری ہے ایک جرم کی پاداش میں یہاں لا کر قید کر دیا گیا ہوں۔میں کلکتہ کے قریب کا رہنے والا ہوں۔ کیونکہ انسانوں کے درمیان ملکوں کی سرحدیں ہیں ہمارے ہاں ملکوں کی کوئی سرحدیں نہیں۔ہمارے لیے پوری دنیا سارے ملک، سارے صوبے ایک ہی ملک کی مانند ہیں۔

ہمارے ایک بہت بڑے پنڈت تھے جو کہ انسان تھے اور یہ بات اس دور کی ہے جب محمد شاہ رنگیلے کا دور تھا۔وہ پنڈت اپنے علوم اور کمالات میں ایسا ماہر تھا کہ بادشاہ محمد شاہ رنگیلا اس کی ایسی قدر کرتا تھا کہ شاید ماں کی بھی کم کرتا ہو۔محمد شاہ رنگیلا جہاں اپنے رنگیلے کردار کی وجہ سے رنگیلا تھا لیکن اس میں ایک ایسی خوبی تھی کہ جو کم بادشاہوں میں تھی کہ وہ صاحب کمال کوئی بھی شخص ہو اور کسی بھی فن کا ہو اس کا بہت قدردان تھا۔تو ہمارے ہندو پنڈت (جن کا نام "پنڈت بھوگا رام" تھا) سے ایک دفعہ سوال کر بیٹھا کہ ماہراج کوئی ایسی چیز بتائیں جو جنات اور جادو کے لئے آخری ہتھیار ہو، ننگی تلوار ہو اور جب بھی اس کو پڑھا جائے تو جادو، جنات ایسے ٹوٹیں کہ جیسے میرے ہاتھ سے شیشے کا جام پتھر کے فرش پر ٹوٹ کر چکنا چور ہو جاتا ہے۔پنڈت بھوگا رام اپنی جاپ میں تھے۔انھوں نے سر اٹھایا تو ان کی سرخ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔انھوں نے کہا کہ میں آپ کو ایک چیز بتاتا ہوں چونکہ آپ مسلمان ہیں تو آپ کو ایک ایسی اسلامی چیز دیتا ہوں جو یقیناً آپ کو زندگی کے وہ کمالات دے گی جو آپ کو اور آپ کی نسلوں کو سدا اور صدیوں یاد رہیں گے۔محمد شاہ رنگیلا بادشاہ ایک دم چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔اپنے تاج کو اتار کر ایک طرف رکھ دیا اور کانوں کو قریب لے گیا تو پنڈت بھوگا رام بولا شہنشاہ اعظم آپ کے قرآن میں ایک لفظ ہے قہار، یہ ایک ایسا لفظ ہے جس کو آپ جب بھی پڑھیں گے تو یہ شریر و بدکار جنات اور جادوگروں پر ایک ننگی تلوار ثابت ہو گا۔آپ کے اوپر کسی نے جادو کر دیا ہو، کوئی جن آپ کے گھر اور دولت کا دشمن ہو اور آپ چاہتے ہیں کہ اس ان سے چھٹکارا مل جائے تو ہرگز ہرگز پریشان نہ ہوں، آپ فوراً اس اسم یَا قَھَّارُ کو اپنی زندگی کا ساتھی بنالیں، پاک ناپاک ہر وقت اس کو وجد کی حالت میں پڑھیں یعنی ڈوب کر پڑھیں اور بے قراری و بے چینی سے پڑھیں۔بس

جب بھی پڑھیں گے تو آپ کو اس کا کمال ملے گا،تھوڑے عرصے میں یا زیادہ عرصے میں،لیکن کمال ضرور ملے گا۔وہ ہندو بوڑھا جن کہنے لگا یہ گفتگو میں نے خود سنی اور اس کے بعد محمد شاہ رنگیلے نے اپنے بھرے دربار میں یہ واقعہ سب کو سنا دیا۔اس کے دربار میں ہندو بھی تھے،مسلمان بھی تھے اور سکھ بھی تھے۔بوڑھا ہندو جن رو کر کہنے لگا مجھے یاد ہے کہ رنگیلے کے دور میں جنات پر اس اسم کی وجہ سے جو قہر برسا وہ شاید پھر زندگی میں کبھی کسی پر نہ برسا ہو۔اس لیے میری خواہش ہے کہ آپ جنات کے پیر و مرشد ہیں اور آپ کو علامہ لاہوتی پر اسراری ایسے نہیں کہا جاتا،جنات کے قبائل در قبائل آپ کے مرید اور غلام ہیں لیکن براہ کرم اسم یَا قَھَّارُ کے کمالات انسانوں تک نہ پہنچنے دیجئے۔اگر وہ انسانوں تک پہنچ گئے تو انسانوں نے جنات کی نسلوں کی نسلیں جلا کر رکھ دینی ہیں۔کیونکہ شریف جنات کم اور شریر جنات بہت زیادہ ہیں۔

میں نے جب اس بوڑھے ہندو جن کی یہ بات سنی تو میں نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے مجھے ایک ایسا تاریخی واقعہ سنایا جس نے مجھے کافی تجربہ دیا،لیکن میں یہ وعدہ نہیں کرتا کہ میں یہ واقعہ انسانوں تک نہ پہنچاؤں کیونکہ انسانوں کا درد میری طبیعت کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے میں یہ وعدہ نہیں کرسکتا۔پھر اسم یَا قَھَّارُ کے واقعات میں نے جنات کو بتائے۔

خواب میں جنات کا تنگ کرنا

بعض لوگوں کو بظاہر جنات تنگ نہیں کرتے لیکن خواب میں ان کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔جس کی شکلیں یہ ہوتی ہیں کہ کبھی بلی،کبھی کتا،کبھی بھینس،کبھی سانپ،کبھی چھپکلی کے روپ میں خواب میں نظر آتے ہیں اور اپنی حرکات کو ظاہر کرتے ہیں اور کبھی کبھی سوتے وقت دباؤ ڈالتے ہیں کہ آدمی آواز بھی نہیں نکال سکتا۔کبھی تیز خوشبو آتی ہے کبھی بدبو۔کبھی کسی کی آواز آتی ہے لیکن مڑ کر دیکھنے پر کوئی نہیں ہوتا۔چونکہ کائنات کی ابتداء میں ہی انسانیت کا دشمن شیطان تھا اور اب اس کے ساتھ اس کی اولاد انسانیت کو ہر طریقے سے ڈس رہی ہے۔ہمیں اپنی زندگی میں غور کرنا چاہیے،نت نئی بیماریاں (شوگر،بلڈ پریشر،کینسر،ٹی بی،ہارٹ اٹیک) یہ سب انہی کے اثرات سے ہیں۔بے راہ روی،گناہ چھوڑنے کے عزم کے ساتھ گناہ کا نہ چھوٹنا،ایکسیڈنٹ ہونا،بار بار بچوں کا گر جانا،کاروبار کا تباہ ہو جانا وغیرہ سب انہی کے اثرات کی وجہ سے ہے۔

ایک مجرب عمل

کسی بالٹی وغیرہ میں اس قدر پانی ڈالیں کہ دونوں پاؤں ٹخنے سے کچھ اوپر تک اس میں ڈوب جائیں،اب کسی کرسی یا چارپائی پر بیٹھ کر اس میں دونوں پاؤں ڈبو لیں اور ایک بوتل پانی کی بھر کر اپنے پاس رکھ لیں۔پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں،پھر گیارہ سو مرتبہ "یَا جَبَّارُ یَا قَھَّارُ" پڑھیں،پھر آخر میں گیارہ بار درود شریف پڑھ کر پانی کی بوتل پر دم کر لیں اور اپنے اوپر بھی دم کر لیں۔اگر کسی کی طرف سے پڑھ رہے ہیں تو اس کا تصور کر کے دم کر دیں اور اس طرح دعا کریں کہ یا اللہ پاک میں آپ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنا نام لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے،یا اللہ پاک اس کو اپنے فضل و کرم سے قبول و منظور فرما کر اس کا ثواب میرے نبی ﷺ اور آپ کی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنچا دیجیے،یا اللہ پاک میرے نبی ﷺ اور آپ کی لخت جگر کے صدقے اور اپنے نام کی برکت سے میری یہ تکلیف (جو بھی ہو،جادو،جنات،بندش،ملازمت،بیماری،قرضہ،تنگ دستی،دشمنی،رشتے،ملازمتیں،کام کرتے وقت الٹے ہو جانا،بار بار

غصہ کا آناوغیرہ)حل فرمادیجیے۔دعاکے بعد جس پانی میں پاؤں ڈالے ہوئے تھے اس کو نالی یاباتھ روم میں پھینک دیں ہرگز استعمال نہ کیجیے۔استعمال کرنے کے لیے بوتل والاپانی ہے جسے کھانے اور پینے کی چیزوں میں ملاکرکھاتے پیتے رہیں اور خاص طور پر صبح نہارمنہ کلی کرکے اور رات کوسوتے وقت ضروراستعمال کیجیے،اور ہر وقت اپنے دوسرے معمولات کے ساتھ کھلاپڑھتے رہیں۔

اس عمل کو کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ ہو۔روزانہ جگہ،وقت اورلباس ایک ہو،ناغہ نہ کیاجائے ہوجائے تو اگلے روز ڈبل کرلیاجائے یا دووقت عمل کرلیاجائے،اور ساتھ ساتھ ہرگناہ سے بچنے کی پوری کوشش کی جائے،خاص طور پر موبائل کے استعمال سے بہت بچاجائے ،کیونکہ اسکی ٹیوئنیں جنات کی پسندیدہ ہیں اور پھرانٹرنیٹ کاغیرضروری استعمال عریانی وفحاشی تو جنات کامن پسند مشغلہ ہے۔جس کی وجہ سے نہ صرف کہ وہ قریب آتے ہیں بلکہ پھرجان نہیں چھوڑتے۔

اس عمل کو پانچ مہینے تو پابندی سے کرنا ہے اور اسکے بعد بغیر پانی میں پاؤں ڈالے اور جگہ ولباس اور وقت کی پابندی کے کسی وقت روزانہ گیارہ سومرتبہ پڑھتے رہنا ہے۔ساری زندگی چھوڑنا نہیں ہے۔اس عمل کاجہاں جنات وجادو کے اثرات کوختم کرنے سے تعلق ہے وہاں روحانی ترقی کی منازل طے کرنے میں بھی بڑامعاون مددگار ہے۔آپ جب یہ عمل کریں گے تو تکالیف یا تو بڑھ جائیں گی یاایک دم ختم ہوں گی،دونوں شکلیں اچھی ہیں کہ عمل سے دشمن کوتکلیف پہنچی ہے اس لئے تو وہ آنکھیں نکال رہاہے اور پھر دیکھیں گے کہ اللہ پاک اس طرح ان کے ختم ہونےکو آپ کو دکھاتا ہے۔

نوٹ:

عمل میں فائدہ نہ ہونے کی صورت میں اپنے اعمال کا جائزہ لیں کہیں ضرورکمی ہورہی ہوگی۔جیسے آج کل لوگ رات کوسوتے وقت فیس بک دیکھتے دیکھتے سوجاتے ہیں تو یہ عمل بھی جنات کوقریب لاتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔